مابعدالطبیعیات (Metaphysics)

شعوری نشوونما کے دوران انسان کے ذہن میں متعدد خیالات پیدا ہوتے ہیں۔ وہ اپنی اور کائنات کی حقیقت جاننے کے لئے بے چین ہوتا ہے۔ کبھی سوچ و بچار سے اور کبھی تجربہ ومشاہدہ کی بنا پر کائنات کی اصلیت جاننے کی کوشش کرتا ہے۔ اس طرح ہر سوال کا کوئی نہ کوئی جواب ملتا چلا جاتا ہے۔

انسان کیا ہے؟ کائنات کی ابتدا کیسے ہوئی؟ یہ کس طرح بنی؟ اس کی انتہا کیا ہے؟ اور اس کے رموز کیا ہیں؟ ایسے ہی بے شمار سوالوں کے جواب فلسفے کی شاخ مابعدالطبعیات (Meta physics) میں تلاش کئے جاتے ہیں۔ طبیعات کا علم ہمیں مادی اشیا کی حقیقت بتاتا ہے۔ قوت اور طاقت کی وضاحت کرتا ہے۔ جبکہ مابعدالطبیعات اس سے ماوراعلوم کا پتا دیتی ہے۔

مابعدالطبیعیات کے لئے انگریزی زبان میں لفظ (Metaphysics) استعمال ہوتا ہے۔ Meta کے لفظی معنی ہیں "بعد"۔ اسی طرح لفظ میٹافزکس (Metaphysics) کے لغوی معنی مدرکہ اشیاء کی حقیقت یا اصلیت ہے۔

کائنات کی حقیقت یا اصلیت جاننے کے لئے ابتدائے زمانہ ہی سے فلسفیوں نے سوچنا شروع کیا تھا۔ اب تک مختلف فلسفیوں کے متعدد نظریات سامنے آچکے ہیں۔

مابعدالطبیعیات میں دنیا کی حقیقت کے بارے میں عقلی توجیہہ تلاش کی جاتی ہے۔ مابعدالطبیعیات کی ایک اہم شاخ وجودیات (Ontology) ہے۔ وجودیات میں ہستی (Being) کا مطالعہ کیا جاتا ہے اور خصوصاً مادے، اذہان اور کائنات کے حقائق جانے جاتے ہیں۔

یہ سوال کہ کائنات کیا ہے؟ کیسے بنی؟ اس کے بارے میں مختلف نظریات قائم ہوئے ہیں۔ سائنسی نقطہ نظر پر مبنی جدید نظریات کی مدد سے کائنات میں پنہاں حقیقتوں کی تلاش کی جاتی ہے۔ یہ سوچ و بچار کی جاتی ہے کہ دنیا میں جو شے بھی موجود ہے اس کی علت یا وجہ کیا ہے۔ فلسفے کا دائرکار بے حد وسیع ہے۔ لیکن وجودیات (Ontology) کے زمرے میں آنے والے موضوعات جن سے کائنات کے وجود کا پتا چلتا ہے، درج ذیل ہیں۔

1۔ احدیت (Monism)
2۔ ثنویت (Dualism)
3۔ کثرتیت (Pluralism)

اسی طرح فلسفے کے دو اہم مکاتب فکر درج ذیل ہیں۔

1۔ تصوریت/مثالیت (Idealism) 2۔ مادیت (Materialism)

ذیل میں کائنات کے وجود کے بارے میں نظریات کی ترتیب وار وضاحت کی جاتی ہے۔ ابتدائے زمانہ ہی سے سوچ بچار کا یہی موضوع رہا ہے۔

1۔ احدیت Monism : نظریات کائنات میں سے سب سے ابتدائی اور بنیادی نظریہ احدیت کو لیتے ہیں جو کہ سب سے ابتدائی اور بنیادی نظریہ ہے۔ جس کی رو سے کائنات کی ابتدا کسی ایک جوہر یا عنصر (Substance) سے ہوئی ہے۔

قدیم ایرانی فلسفہ آوستا کے مطابق وجود (Being) آہرامزدا (Ahura Mazda) ازلی وابدی وجود ہے۔ قدیم چینی فلسفہ ٹاؤازم (Taoism) کا ایک فلسفی لچٹسی (Lich-tse) فطرت کو ازل وابد اور نشوونما کو زوال پذیر سمجھتا ہے اور اس کے نقطۂ نظر کے مطابق ایک پُراسرار غیبی طاقت (An Occult Force) زوال کا سبب بنتی ہے۔

یونانی فلسفی تھیلیز (Thales) کا نقطہ نظر تھا کہ کائنات کی ابتدا پانی سے ہوئی ہے۔ یونانیوں نے مختلف نظریات کائنات پیش کئے لیکن احدیت کے زمرے میں آنے والا نظریہ فلسفہ یونان کے بانی تھیلیز نے ہی دیا تھا۔ انکسا گورس کا کہنا تھا کہ ذہن (Nous) سے کائنات بنی ہے۔

احدیت کی عمومی طور پر تین صورتیں بتائی گئی ہیں۔ پہلی عینیت یا روحیت (Idealism or Spiritualism) جس کے مطابق کائنات کا جوہر ذہنی یا روحانی ہے۔ دوسری صورت مادیت یا فطرتیت (Materialism or Naturalism) ہے جس کی رو سے جوہر مادی یعنی جسمانی ہے جبکہ ذہن مادہ کی بہتر صورت ہے۔ اس طرح احدیت کی تیسری صورت غیر جانبداریت (Naturalism) ہے جس کے مطابق غیر جانبداریعنی کوئی تیسری صورت ہے جو مادے اور ذہن سے الگ ہے۔

2۔ ثنویت Dualism: کائنات کے ہونے کے بارے میں نظریۂ ثنویت کے مطابق اس کے بننے کی وجہ ایک جوہر نہیں بلکہ دو ہیں اور یہ دو جواہر ذہن اور مادہ ہیں۔ ان کی حیثیت الگ ہے۔ ایک دوسرے میں مدغم نہیں ہو سکتے لیکن کائنات کے معرض وجود میں آنے کا باعث بنے ہیں۔ ذہن، خیال اور نظریہ کی عکاسی کرتا ہے اور مادے کا اظہار اس کی توسیع سے ہوتا ہے۔ ڈیکارٹ اسی نقطہ نظر کا ایک پیروکار تھا۔

3۔ کثرتیت Pluralism: کثرتیت کا نظریہ پیش کرنے والوں کے خیال کے مطابق کائنات کی ابتدا ایک جوہر یا دو جواہر سے نہیں بلکہ زیادہ جواہر سے ہوئی ہے۔ کائنات کو بنانے والے لاتعداد جواہر اپنی اشکال بدلتے رہتے ہیں۔ یونانی فلسفی ایمپیڈکلیز (Empedocles) کے خیال میں کائنات کی تشکیل چار بنیادی عناصر یا جواہر سے ہوئی ہے اور یہ چار بنیادی عناصر پانی، مٹی، آگ اور ہوا ہیں۔ اسی طرح ایک اور یونانی فلسفی ڈیموقریطیس (Democritus) کے مطابق یہ مادی جواہر لاتعداد ہیں۔ جدید فلسفی لائبنیز (Liebnitze) کے نقطہ نظر کے مطابق لاتعداد جواہر ہیں جن کو وہ موناڈز (Monads) کا نام دیتا ہے۔ ان لاتعداد موناڈز سے کائنات بنی ہے۔

کثرتیت کے ماننے والوں نے کائنات کی ابتدا دو سے زیادہ جواہر جو لاتعداد بھی ہو سکتے ہیں، بتائی ہے۔ پھر ان لاتعداد جواہر میں لحہ بہ لحہ تبدیلی ہوتی رہتی ہے یہ خودکار نظام کے تحت کام کرتے ہیں۔ ہمیں ان کی مظاہراتی صورت نظر نہ بھی آئے۔ پھر بھی کائنات میں تعمیر کا عمل

جاری رہتا ہے۔

مکاتبِ فکر: تصوریت/مثالیت اور مادیت

Schools of Thought: Idealism and Materialism

حقیقت کیا ہے؟ اس سوال کا جواب فلسفہ تلاش کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ معمولی ذرے سے لے کر پہاڑ جنگل، دریا، بادل غرضیکہ پوری کائنات کی حقیقت اور صداقت جاننے کے لئے مختلف ادوار میں فلسفیوں نے اپنے اپنے نقطہ ہائے نظر بیان کیے ہیں۔ جن کی روشنی میں انسان حقائق کا ادراک حاصل کرنے کے قابل ہوتا ہے۔ زندگی کی حقیقت کے بارے میں نظریات سامنے آتے رہے ہیں۔ ان کی بنا پر مختلف مکاتب فکر پیدا ہوتے رہے ہیں۔ ان مکاتب فکر کی مدد سے جانا جاسکتا ہے کہ کیا یہ کائنات بامعنی ہے؟ یا اس کی کوئی حیثیت نہیں ہے۔ کیا کائنات ابتدا ہی سے موجود ہے؟ یا کسی تبدیلی کی بنا پر بعد میں وجود میں آئی ہے۔ زمان ومکان ذہن، مادہ، روح، کیا ہیں؟ ان کا آپس میں تعلق کیا ہے! ایسے بے شمار فلسفیانہ سوالات کے جواب نظریات حقیقت میں تلاش کئے جاسکتے ہیں، ان متعدد نظریات میں سے ضرورت اور اہمیت کے پیش نظر ذیل میں صرف دو کی وضاحت کی جاتی ہے۔

1۔ تصوریت/مثالیت (Idealism)

2۔ مادیت (Materialism)

1۔ تصوریت/مثالیت Idealism: زندگی اور کائنات کی حقیقت جاننے کے لئے تصوریت یا مثالیت ایک ایسا مکتبہ فکر ہے جس میں تصور اور خیال کے ذریعے حقیقت کی تلاش کی جاتی ہے۔ تصوریت کو مثالیت پسندی بھی کہا جاتا ہے۔ تصوریت کے نظریہ کے ماننے والوں کے خیال میں حقیقت بنیادی طور پر ذہن، تصور یا خیال ہے۔ جبکہ مادہ اس کا عکس ہے۔ مشہور یونانی فلسفی افلاطون کو تصوریت یا مثالیت کا بانی کہا جاتا ہے۔ اس کی فکر میں عقل، تصور، ذہن، امثال، عرفان اور منطق کی جھلک واضح طور پر نظر آتی ہے۔ افلاطون کا خیال تھا کہ تمام مادی اشیا غیر حقیقی ہیں کیونکہ وہ ہر وقت تبدیل ہوتی رہتی ہیں۔ جبکہ تصورات (Ideas) ہی حقیقی، مستقل اور ناقابل تغیر ہیں۔

مثلاً اشیا مادی ہوتی ہیں جو ختم ہو جاتی ہیں اور بعد میں نئی شکل میں ظہور پذیر ہوتی ہیں۔ کسی شے کا تصور ہمیشہ قائم رہتا ہے۔ اس طرح کہا جاسکتا ہے کہ تصورات حقیقی ہوتے ہیں۔ جبکہ مادی اشیا تصورات کی محض نقل یا پرتو ہوتی ہیں۔

مثال کے طور پر جب ہم کہتے ہیں میرے پاس فلسفہ کی کتاب ہے، انگریزی اردو یا ریاضی کی کتاب ہے تو اس طرح ہم مخصوص کتابوں کا ذکر کر رہے ہیں۔ یعنی فلسفہ کی وہ کتاب جو کاغذ کی بنی ہوئی میرے پاس موجود ہے۔ لیکن اگر ہم کہتے ہیں کہ "کتاب ایک مفید شے ہے"۔ تو ہم عمومی طور پر کتاب کے تصور یا خیال کی بات کر رہے ہیں۔ فلسفے، انگریزی اردو یا ریاضی کی کتاب مادی شکل کی ہے۔ لیکن کتاب کے بارے میں تصور یا خیال غیر مادی ہے۔ کتاب ختم ہو سکتی ہے دوبارہ تیار ہو سکتی ہے۔ جبکہ کتاب کا تصور ہمیشہ رہتا ہے، ختم نہیں ہوتا۔

افلاطون نے عالم مادی سے ماورا عالم امثال کا ذکر کیا ہے کہ اس کائنات سے الگ تصورات یا امثال کی ایک دنیا آباد ہے۔ وہاں سے تصور یا نظریہ آتا ہے تو دنیا کی کوئی شے ظہور پذیر ہوتی ہے۔ اس طرح کہا جاتا ہے کہ تصورات کی دنیا عالم مادی سے برتر و اعلیٰ اور ماورا ہے۔

تصوریت کے مطابق دنیا میں ذہن اور روحانی اقدار کی حیثیت اساسی اور بنیادی ہے۔

پروفیسر اے آر لیسی (A.R.Lacey) کی مرتب کردہ ڈکشنری آف فلاسفی میں تصوریت (Idealism) کے بارے میں کہا گیا ہے کہ تصوریت سے مراد ایک خیال یا خیالات ہیں جن کی بناء پر حقیقت کی اصلیت ذہنی ہے۔ تصوریت بنیادی طور پر مادیت کی ضد ہے۔ تصوریت کی حقیقت یہ ہے کہ کائنات روحانی ہے جس کے وجود کا انحصار خدا پر ہے۔ اس نظریے کی رو سے حقیقت صرف ذہنی ہوتی ہے۔ مثال کے طور پر برکلے (Berkeley) کے خیال میں مادی اشیا صرف تصورات کی صورت میں انسان کے ذہن میں موجود ہوتی ہیں۔ اسے ذہنی فعالیت کہا جاسکتا ہے۔

صحیح طور پر تصوریت پسندی جدید فلسفی کانٹ (Kant) کے بعد ہیگل (Hegel) کے فلسفہ کے نتیجے کے طور پر یورپ میں 1865ء سے 1925ء میں زیادہ مشہور ہوئی۔ ہیگل (Hegel) کے فلسفیانہ نظریات میں تصوریت کو بہت اہمیت حاصل ہے۔ اس نے دعویٰ (Thesis)، ردِ دعویٰ (Anti Thesis) اور ترکیب (Synthesis) کی ایسی مثلث بیان کی تھی جس سے فلسفہ جدید نے ایک نیا موڑ اختیار کیا تھا۔ ہیگل کا خیال ہے کہ کائنات میں ہونے والی تمام تبدیلیاں اور مظہریت صرف اور صرف ذہن، تصور یا خیال کی بنا پر ہوتی ہیں۔ دنیا میں معاشرتی، سیاسی، تمدنی، سماجی اور دیگر تمام تر نشو ونما و تبدیلی تصوریت کی وجہ سے ہوتی ہے۔

جارج برکلے کی مشہور زمانہ کتاب ''انسانی علم کے اصول''

"The Principles of Human Knowledge" 1710ء میں شائع ہوئی تھی جس میں برکلے نے موضوعی تصوریت / مثالیت کے بارے میں اپنے فلسفیانہ افکار درج کیے۔

تصوریت کو درج ذیل دو اقسام میں تقسیم کیا جاسکتا ہے۔

۱۔ موضوعی تصوریت / مثالیت (Subjective Idealism)

۲۔ معروضی تصوریت / مثالیت (Objective Idealism)

1:۔ موضوعی تصوریت Subjective Idealism:

موضوعی تصوریت سے مراد یہ ہے کہ ذہن میں موجود نظریات ہی حقیقت ہیں، خصوصاً انسانی ذہن میں موجود نظریات۔ موضوعی تصوریت کے بارے میں برکلے (Berkeley) نے غیر مادیت کی اصطلاح استعمال کی ہے۔

موضوعی تصوریت کے ماننے والوں کے خیال کے مطابق مادی اشیا کی الگ حیثیت یا وجود نہیں ہے بلکہ یہ اشیا محض ذہن کی قوت مدرکہ کی وجہ سے ہیں۔ برکلے موضوعی تصوریت کا سب سے بڑا علمبردار ہے۔ اس کے خیال میں ذہنی اور تصوراتی دنیا ہی حقیقی دنیا ہے۔ برکلے کے نقطہ نظر کے مطابق جزوی اور کلی الفاظ کی عملی صورت میں اشیا موجود ہوتی ہیں۔

لاک (Locke) کے خیال میں اشیا کی صفات ابتدائی اور پھر ثانوی نوعیت کی ہوتی ہیں لیکن برکلے کے نقطہ نظر کے مطابق ابتدائی اور ثانوی دونوں صفات کی اہم اور لازمی حیثیت ضرور ہے۔ اس کے خیال میں کائنات کا تصور ذہنی اور خیالی صورت رکھتا ہے۔ اسی لیے موضوعی تصوریت کی صحیح عکاسی برکلے کے تصورات میں ملتی ہے۔

2۔ معروضی تصوریت Objective Idealism: معروضی تصوریت سے مراد ایسی مطلق تصوریت ہے جو انسانی ذہن کے باہر کی دنیا سے متعلق ہے۔ معروضی تصوریت کے مطابق صرف اذہان ہی حقیقت ہیں۔ گویا جو کچھ نظر آرہا ہے یا جو کچھ مادی اشیاء سے متعلق ہے اور انسانی ذہن میں موجود تصورات، خیالات اور امثال ایک دوسرے کیلئے لازم و ملزوم ہیں۔

ہیگل (Hegel) معروضی تصوریت کا علمبردار ہے اس کے خیال کے مطابق کائنات کی حقیقت، اصلیت اور ماہیت صرف اور صرف فکر ہے۔ لیکن ہیگل ذہن اور مادہ کی ثنویت کا دعویٰ نہیں کرتا بلکہ اس کے خیال میں دونوں ایک ہی نامیاتی کل کے دو پہلو ہیں۔

معروضی تصوریت میں خیال، ذہن اور تصور کی عملی یا حقیقی صورت معروضی اشیا ہیں۔ مثلاً دیوار، پتھر، درخت، زمین، ثقافت اور دیگر تمام اشیا کی اشکال فکر ہی کی مختلف صورتیں ہیں۔

ہیگل کے نقطہ نظر کے مطابق خدا ہی ایک تصور مطلق ہے۔ اس تصور مطلق یا کلی تصور کی مظہریت کائنات میں موجود قدرتی مظاہر میں نظر آتی ہے۔

2- مادیت (Materialism) مادیت کے نقطہ نظر کے مطابق اشیاء کی علیحدہ خود مکتفی حیثیت ہے۔ نظریات، تصورات یا خیالات کا اس میں کوئی عمل دخل نہیں ہے۔ مادیت پسندوں کے خیال میں ہم التباس اور وہم کی وجہ سے اشیا کا صحیح ادراک نہیں کرتے جیسی کہ وہ حقیقتاً ہیں۔ کسی کے ذہن میں کوئی تصور یا خیال پیدا ہو یا نہ ہو جو اشیا دنیا میں موجود ہیں ان کی قائم بالذات حیثیت ہے۔ ہم اشیا کو دیکھیں یا نہ دیکھیں۔ محسوس کریں یا نہ کریں۔ ان کے بارے میں سوچیں یا نہ سوچیں، وہ اپنی تمام تر خوبیوں اور حیثیتوں کے مطابق موجود ہیں۔ فرض کریں کسی علاقے یا زمانے میں کوئی شخص بھی موجود نہ ہو تو کیا یہ بڑے بڑے پہاڑ، جنگل، دریا، زمین، چاند ستارے، سورج اور دیگر اشیا غائب ہو جائیں گی، ہرگز نہیں۔

اسی لیے مادیت پسند سائنسی نقطہ نظر رکھتے ہیں۔ یعنی ہر شے کو فکری انداز سے لیتے ہیں۔ H_2O یعنی ہائیڈروجن دو حصے اور آکسیجن ایک حصہ پر خاص انداز سے عمل کیا جائے تو پانی کی شکل اختیار کر جائے گا۔ پوری کائنات میں ہر روز کسی نہ کسی عمل کی وجہ سے اشیا بنتی ہیں۔ کیمیائی تبدیلیوں کی وجہ سے ان کی نوعیت اور ہیت بدلتی رہتی ہے۔ لیکن ان کی کوئی نہ کوئی حیثیت ضرور رہتی ہے۔ اس لیے مادہ ہی اصل ہے۔ ذہن، تصور یا خیال اس سے پیدا ہوتا ہے۔

پروفیسر اے۔ آر لیسی نے ڈکشنری آف فلاسفی میں مادیت سے مراد یہ لکھا ہے کہ ہر شے ایک مخصوص انداز میں مادہ سے بنی ہوئی ہے۔ صرف مادہ ہی موجود ہے اور ذہن، روح وغیرہ محض التباس ہیں۔

کسی شے کے بارے میں ذہن کی عینیت کا نظریہ (The Identity Theory of Mind) عمومی طور پر مادیت کہلاتا ہے۔

مادیت پسند مفکرین مجردات کی حقیقت سے بھی انکار کرتے ہیں۔ وہ اشیا کی اصلیت اور حقیقت کو ہی اصلی مانتے ہیں۔ مادیت پسندوں کے نزدیک تصور یا ذہن بیشک اپنی حیثیت رکھتا ہے لیکن تصور کا انحصار مادہ پر ہے۔ مادہ ہے تو اس کا تصور ہے۔ پتھر موجود نہیں تو اس کا تصور نہیں ہوسکتا، انڈا، پانی، برف کوئی بھی شے جو موجود ہوگی تو اس کا تصور ذہن میں آتا ہے۔

غذا اور مشروب کی مادی حیثیت ہے۔ مادیت پسندوں کے خیال میں مادہ اوّل ہے اور خیال ثانوی حیثیت رکھتا ہے۔ ڈبلیو۔ ٹی۔ سٹیس

(W.T Stace) کے خیال میں انسان بنیادی اور پیدائشی طور پر مادیت پسند ہے۔ پیدائش کے بعد بچہ مادی اشیا کا ادراک کرتا ہے۔ پھر رفتہ رفتہ سوچ بچار پختہ ہونے پر تصورات اس کی سمجھ میں آنا شروع ہوتے ہیں۔

لسانی مسائل کا آج کل فلسفہ جدید اور پسِ جدیدیت میں بڑا چرچا ہے۔تمام تر لسانی تصورات یعنی الفاظ و فقرات سے مل کر بننے والے تصورات کی وجہ بھی بنیادی طور پر مادی اشیا ہیں۔ دنیا میں قدرتی اور فطری انداز میں اشیا نظر آتی ہیں تو ہم ان کے بارے میں اپنا اظہار خیال کرتے ہیں، سوچتے ہیں، نثر لکھتے ہیں، نظمیں اور غزلیں کہتے ہیں، تصورات سوچتے ہیں، تراکیب پیدا کرتے ہیں؛ یہ سب اس وقت ممکن ہوتا ہے جب کہ مادی دنیا موجود ہو۔ اگر ایک لمحے کے لئے ذہن میں یہ تصور میں لائیں کہ کوئی بھی مادی شے موجود نہیں ہے تو پھر ذہنی یا تصوراتی یا خیال کی دنیا ہوگی بھی یا نہیں ہوگی اگر ہوگی تو کیسی ہوگی؟

یونانی فلسفی ڈیموقریطس (Democritus) کے نظریہ جوہریت کے مطابق یہ کائنات مادی ہے اور عناصر (Elements) سے مل کر بنی ہے یا قائم ہے۔ اسی لئے ڈیموقریطس کو مکتبہ فکر مادیت کا بانی مانا جاتا ہے۔

مشقی سوالات

انشائی طرز (Subjective Type)

1:۔ مابعد الطبیعیات سے کیا مراد ہے؟

2:۔ وجوذیات میں دراصل کائنات کے وجود کا پتہ چلتا ہے۔اس تصور کی وضاحت کریں۔

3:۔ فلسفہ کے مکتبہ فکر تصوریت کی حقیقت بیان کریں۔

4:۔ مادیت پسندوں کے نقطہ نظر کے مطابق اشیا کی کیا حیثیت ہے؟

5:۔ تصوریت اور مادیت کا موازنہ کریں۔

6:۔ تصوریت کی دو اہم اقسام کا تفصیلاً جائزہ لیں۔

معروضی طرز (Objective Type)

سوال 1:۔ درج ذیل فقرات میں مناسب اور ضروری اصطلاحات یا الفاظ سے خالی جگہ پُر کریں۔

1:۔ فلسفہ احدیت کے مطابق کائنات کی ابتداء کسی ایک.......... سے ہوتی ہے۔

2:۔ لچسٹی کے مطابق ایک پراسرار غیبی قوت.......... کا سب بنتی ہے۔

3:۔ یونانی فلسفی تھیلز (Thales) کا خیال تھا کہ کائنات کی ابتدا.......... سے ہوئی ہے۔

4:۔ احدیت کی تین صورتیں غیبیت، فطریت اور.......... بتائی گئی ہیں۔

5:۔ فلسفہ ثنویت کے مطابق کائنات کی ابتدا.......... عناصر سے ہوئی۔

6:۔ ایمپیڈوکلیز (Empedocles) کے مطابق کائنات کی تشکیل.......... بنیادی عناصر سے ہوئی ہے۔

7:۔ تصوریت کی پہلی قسم .... تصوریت ہے۔

8:۔ تصوریت کی دوسری قسم .... تصوریت ہے۔

9:۔ دعویٰ، رڈ دعویٰ اور ترکیب کی مثلث .... نے بیان کی۔

10:۔ مادیت پسندی کے خیال میں ہم التباس اور .... کی وجہ سے اشیا کا صحیح ادراک نہیں کرتے۔

11:۔ غذا اور مشروبات کی حیثیت .... ہے۔

12:۔ ڈبلیو۔ ٹی۔ سٹیس کے مطابق انسان بنیادی طور پر .... پسند ہے۔

13:۔ جدید فلسفی ہیگل معروضی تصوریت کا .... ہے۔

14:۔ برکلے کے خیال میں مادہ ذہن میں صرف .... کی صورت میں موجود ہوتا ہے۔

15:۔ افلاطون کا خیال تھا کہ تمام مادی اشیا .... ہیں۔

سوال 2:۔ ذیل میں سوالات کے ممکنہ دیئے گئے جوابات میں سے صحیح کی نشاندہی کریں۔

1:۔ لفظ Meta کے لفظی معنی ہیں۔

1۔ ماورا 2۔ پہلے 3۔ درمیان 4۔ بعد

2:۔ طبیعیات کا علم ہمیں حقائق بتاتا ہے۔

1۔ مادی 2۔ خلائی 3۔ آسمانی 4۔ وقتی

3:۔ احدیت کے ماننے والوں کے خیال میں کائنات کس سے بنی ہے؟

1۔ ایک جوہر سے 2۔ مٹی اور پانی سے 3۔ ہائیڈروجن اور آکسیجن سے 4۔ ہوا اور آگ سے

4:۔ ثنویت کے ماننے والوں کا خیال ہے کہ کائنات بنی ہے۔

1۔ دو جواہر سے 2۔ نو جواہر سے 3۔ بغیر جواہر کے 4۔ خود بخود

5:۔ کثرتیت کے ماننے والوں کا خیال ہے کہ کائنات بننے کی وجہ ہے۔

1۔ لاتعداد جواہر 2۔ ایک جوہر 3۔ بغیر علت 4۔ سوچ بچار

6:۔ مکتبہ فکر تصوریت میں بنیادی طور پر حقیقت ہے۔

1۔ مادہ 2۔ خلا 3۔ خیال 4۔ اشیا کی اہلیت

7:۔ مکتبہ فکر مادیت کے خیال میں حقیقت میں سب کچھ کی بنیاد ہے۔

1۔ مادہ 2۔ تصور 3۔ امثال 4۔ افکار

8:۔ عالم امثال کا ذکر کس فلسفی نے کیا ہے؟

1۔ ارسطو 2۔ افلاطون 3۔ الکندی 4۔ ڈیوی

9:۔ معروضی تصورات کا علمبردار ہے۔

1۔ہیگل 2۔اقبال 3۔جیمز 4۔الغزالی

10:۔ مکتبہ فکر مادیت کا بانی ہے۔

1۔ارسطو 2۔ڈیموقرائطس 3۔الفارابی 4۔کانٹ

سوال3: کالم ''الف'' اور کالم ''ب'' میں دیئے گئے الفاظ میں مطابقت پیدا کر کے جواب کالم ''ج'' میں درج کریں۔

کالم ''الف''	کالم ''ب''	کالم ''ج''
☆ مابعد الطبیعیات کے معنی ہیں	کائنات دو جواہر سے بنی ہے	
☆ لفظ Meta کے معنی ہیں	کائنات لاتحداد جواہر سے بنی ہے۔	
☆ احدیت کے مطابق	ثنویت کا قائل تھا۔	
☆ ثنویت کے مطابق	اشیا کی پنہاں حقیقت ہے۔	
☆ کثریت کے مطابق	بعد۔	
☆ ڈیکارٹ	کائنات ایک جوہر سے بنی ہے۔	
☆ تصوریت میں	کائنات مادی جواہر سے بنی ہے	
☆ مادیت میں	فلسفہ جدید اور پسِ جدیدیت کا بڑا چرچا ہے۔	
☆ ڈیموقریطیس کے خیال میں	اشیا مادی صورت میں قائم بالذات ہیں۔	
☆ لسانی مسائل کا	اصل حقیقت خیال یا نظریہ کو ہے۔	